جائیدادیں بنانے میں مصروف رہتی ہے۔ حال ہی میں کشمیر کمیٹی کے چیئرمین کا بیان پڑھ کر تو پاؤں تلے سے زمین ہی نکل گئی۔ فرمایا ہم کس منہ سے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی بربریت کی مذمت کریں، جبکہ خود ہماری فوج یہی بربریت فاٹا میں کر رہی ہے۔

ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے؟

اس بیان پر ''ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ'' کا محاورہ صادق آتا ہے۔ ہم فاٹا کو کسی طور پر بھی مقبوضہ کشمیر کا مماثل نہیں کہہ سکتے۔ فاٹا میں ہماری فوج کی حیثیت قابض یا غاصب فوج کی نہیں ہے۔ ہم فاٹا کے اموال کی خرابی کا ذمہ دار کسی طور پر بھی طالبان کو نہیں ٹھہرانے ہیں۔ وہاں کی خرابی کے ذمہ دار امریکہ، بھارت اور اسرائیل ہیں اور انہیں کے کرائے کے سپاہی، جو سارے کے سارے غیر ملکی ہیں، پاک آرمی سے لڑ رہے ہیں۔ جبکہ مقبوضہ کشمیر بین الاقوامی طور پر مسلمہ متنازعہ علاقہ ہے وہاں خود کشمیری اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور بھارتی فوج وہاں غاصب اور قابض فوج ہے جو تحریک آزادی کو دبانے کیلئے وہاں قتل عام کر رہی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں پر تو سیکرٹری یو۔ این۔ او مسٹر بانکی مون بھی شاکی ہیں جبکہ ہماری کشمیر کمیٹی کے عزت مآب چیئرمین ان کی مذمت کرتے ہیں۔ ایں چہ بوالعجبی است

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

علامہ حامد سعید کاظمی سید تو ضرور ہی ہوں گے کیونکہ کاظمؒ اہل تشیع کے دوازدہ آئمہ میں سے ہیں۔ یہ کہ وہ اہل تشیع میں سے ہیں یا وزیر اعظم اور مسلم لیگ اربعہ کے صدر کی طرح دونوں طرف راہ و رسم رکھتے ہیں، اس کا حال ہمیں معلوم نہیں۔ بہر حال یہ کہ وہ مولوی ہیں محقق ہیں۔ اخبارات میں ان کے ملفوظات پڑھ کر ہم پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ بڑی مشکل سے ایک مولوی کے 84 کنال زمین والے سکینڈل کی دھول بیٹھی تھی کہ کاظمی صاحب نے یہ گل کھلا دیا۔ فرمایا ''حج کوٹے کی تقسیم میں بدنیتی تو انہوں نے کی ہے مگر کرپشن کا الزام ان پر صادق نہیں آتا'' میرے خیال میں وہ کرپشن کا عام مروج معنیٰ ہی جانتے ہیں، لیکن نہیں، کہ اتنے بڑے علامہ کو ایک یہی معنی آتا ہو اور وہ یہ نہ جانتے ہوں کہ اس کا اصل مفہوم اخلاقی انحطاط و زوال ہے۔ (Moral Degeneration) انہوں نے

بدنیتی کا اقرار کر کے کرپشن سے انکار کیا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں بدنیتی سے بڑھ کر اور کیا کرپشن ہوگی؟ اس کا ایک اور معنی غلط کاری ہے۔ (Illpractices) کیا بدنیتی، غلط کاری نہیں ہے؟ کاش! وہ توبہ کرتے۔ عذر گناہ، بدتر از گناہ تو انہیں اچھی طرح معلوم ہوگا۔ انہیں کون بتائے اور کیوں بتائے۔ کیونکہ وہ خود جانتے ہیں کہ (**انما الأعمال بالنیات**) بخاری شریف کی حدیث ہے۔ اگر انہوں نے بدنیتی سے کام لیا ہے تو ان کا کوئی عمل اگر اچھا بھی تھا تو انیت کی خرابی سے خراب ہوگیا۔ وہ ''غل'' کو تو ضرور جانتے ہوں گے اور قرآن شریف میں ﴿**ما کان لنبی أن یغل**﴾ کا شان نزول بھی انہیں یاد ہوگا۔ اشارہ ہم دے دیتے ہیں۔ یہ بھی تقسیم ہی کا معاملہ تھا۔ انہوں نے حج کے سرکاری کوٹہ کی تقسیم میں ''غل'' کا ارتکاب کیا ہے۔ اول یہ کوٹہ اپنے اقارب میں تقسیم کیا جو سنت کے الٹ ہے۔ سیدہ فاطمہؓ حضور اکرم ﷺ سے کنیز کی طلبگار ہوئیں مگر حضور ﷺ نے یہ درخواست مسترد کر دی حالانکہ اگر عطا فرما دیتے تو سیدہ کا حق بنتا تھا۔ یہ وہی فاطمہؓ تھیں جنہوں نے میدانِ احد میں حضور ﷺ کے زخم دھوئے اور پٹی کی تھی۔ یوں وہ بالفعل غازیہ اور مجاہدہ تھیں اور غنیمت کی لونڈیوں کا استحقاق رکھتی تھیں مگر آقا نے انہیں محروم رکھا مبادا اقرباء نوازی کا شائبہ گزرے۔ ہم نے کتاب، سنت اور حدیث کے تینوں حوالے دئے ہین۔ پھر علامہ صاحب کس منہ سے فرماتے ہیں کہ ان کی تقسیم کتاب وسنت کے مطابق درست ہے انہوں نے سب سے بڑا ظلم یہ کیا کہ اقرباء سے جو کوٹہ بچ گیا، وہ اپنے ووٹروں میں بانٹ دیا جو صریح سیاسی رشوت کے ضمن میں آتا ہے۔ اس طرح انہوں نے اسلام کے اس متبرک رکن کی تقدیس کو داغدار کر دیا۔ ان کے اس فعل سے کیا علماء اور کیا غیر علماء، ہر وہ شخص منہ چھپانے پر مجبور ہے جس کے چہرے پر ڈاڑھی ہے اور لوگ پوچھتے ہیں ''کیا یہی مولویوں کی حکومت ہوگی۔ یقیناً اسی خفت کے تحت مفتی نعیمی صاحب نے یہ فرمایا ہے'' حامد سعید کاظمی کو علامہ کہنا زیبا نہیں کیونکہ ان کی خیانتیں بہت بڑھ گئی ہیں'' اس فتویٰ کے بعد وہ طبقہ علماء سے خارج ہیں۔ اپنی وزارت تو انہیں مبارک رہے۔

ہم اس مبارک موقع پر اپنے تمام مسلمان بھائیوں کو ''تقبل اللہ منی ومنک'' کا ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور عالم اسلام کے اتحاد کی دعا کرتے ہیں۔ کشمیر، فلسطین، عراق اور افغانستان کے مسلمان بھائیوں کی بھارت، اسرائیل اور امریکہ کی غلامی سے آزادی کیلئے دعا کرتے ہیں۔ ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو تمام اندرونی و بیرونی خطرات سے محفوظ رکھے۔ آمین